JOURNAL OF ACADEMIC RESEARCH FOR HUMANITIES

ISSN 2663-192x

**HJRS Link:** Journal of Academic Research for Humanities JARH (HEC-Recognized for 2023-2024)
**Edition Link:** Journal of Academic Research for Humanities JARH, 3(4) October-December 2023

**Link of the Paper:** https://jar.bwo.org.pk/index.php/jarh/article/view/359

# اسلام میں خواتین کی معاشی سرگرمیاں اور غربت کا خاتمہ

# WOMEN'S ECONOMIC ACTIVITIES AND POVERTY ALLEVIATION IN ISLAM


| | |
|---|---|
| Corresponding & Author 1: | **RAZIA SHAHEEN,** PhD Scholar, NUML University, Islamabad. Pakistan. Email: razianavid82@gmail.com |
| Co-Author 2: | **SYEDA MUNEEBA HASSAN,** PhD Scholar, NUML University, Islamabad. Pakistan. Email: sayedamuneebahassan847@gmail.com |
| Co-Author 3: | **KHALID HUSSAIN,** PhD Scholar, NUML University, Islamabad. Pakistan. Email: khalidhussainnoor7@gmail.com |


**Paper Information**

**Citation of the paper:**
(JARH) Shaheen, R., Hassan, S. M., & Hussain. K., (2023). Women's Economic Activities and Poverty Alleviation in Islam. In *Journal of Academic Research for Humanities*, 3(4), 94–101.

**Subject Areas for JARH:**
1 Islamic Studies
2 Humanities

**Timeline of the Paper at JARH:**
Received on: 15-11-2023
Reviews Completed on: 09-12-2023
Accepted on: 16-12-2023
Online on: 19-12-2023



**Recognized for BWO-R:**
HJRS HEC Journal Recognition System

**Published by** BWO Researches INTL.:

BWO RESEARCHES (PVT) LTD PAKISTAN

**Abstract**

One of the major economic problems of today is poverty, which has given rise to insecurity, intolerance, an inferiority complex, deprivation, and crime in society. The whole world is busy working hard to solve this problem, but so far no significant results have come out. The present economic situation of Pakistan is not encouraging. According to a report by the Ministry of Planning, Development and Special Initiative (MOPDSI) 24.3 % of the people in Pakistan are living below the poverty line, which is 55 million. Similarly, according to the list released by the Human Development Index (HDI) in 2022, Pakistan is ranked 161 out of 192 countries providing health, education and a better quality of life. Allah Almighty has revealed Islam as His favorite and perfect religion. Thus, all the responsibility of meeting the economic needs has been placed on the shoulders of men, but the door of earning a livelihood has been kept open for women as well. Women can also participate in economic activities if needed. At present, the population of women in Pakistan is 49.6 % of the total population, which is about 11, 45, 25, and 803. Therefore, women can play an important role in alleviating poverty given the needs of the time and situation. In this research paper, an attempt has been made to bring forward such economic activities of women in the light of Islam, which can help alleviate poverty.

Keywords: *Islam, women, economic activities, economic*

## ابتدائیہ

عصرِ حاضر کے معاشی مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ غربت ہے جو نہ صرف ریاست کی ترقی میں رکاوٹ ہے بلکہ افراد کو رذائلِ اخلاق میں مبتلا کرنے والا ہے۔ اسی وجہ سے رسالت مآب ﷺ نے فرمایا "کاد الفقر ان یکون کفراً" (طبرانی، حدیث: 1048) ممکن ہے کہ غربت کفر میں مبتلا کر دے۔ عالمی بنک کی رپورٹ کے مطابق سال 2023ء میں پاکستان میں غربت کی شرح 37.2٪ تک پہنچ جائے گی اور اسی طرح غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزارنے والوں کی تعداد آبادی کا تقریباً 40٪ ہوگی (World Bank Group, April, 2023) جو ایک خطرناک صورت حال کی جانب اشارہ ہے۔

پاکستان کی کل آبادی تقریباً 227 ملین ہے جس میں 49.2٪ خواتین اور 50.8 ٪ مرد شامل ہیں۔ (UN Women Pakistan Report 2022) شامل ہیں۔ ورلڈ اکنامک فورم میں Global کے مطابق خواتین کو معاشی مواقع مہیا کرنے والے 146 ممالک میں پاکستان کا نمبر 142 ہے (Gender Gap Index Report 2023).

اسلام نے مرد و خواتین کو ایک دوسرے کا معاون، مددگار اور رفیق قرار دیا ہے تاکہ وہ بہتر اور خوشحال معاشرے کی تشکیل کر سکیں۔ خواتین مسلم معاشرے کا لازمی ستون ہیں۔ یہ معاشرے میں اپنی انفرادی اور اجتماعی شرکت کے ذریعے ریاست کے حال و مستقبل میں اور سرکاری اور نجی شعبوں میں بنیادی کردار ادا کر سکتی ہیں۔ خواتین مذہبی، ثقافتی، سماجی، سیاسی اور معاشی سطحوں پر اسلامی قانون سازی اور اخلاقیات کا مرکز بن چکی ہیں اور اس کے اثرات مختلف شعبہ ہائے زندگی میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ لہٰذا خواتین ایسی انسانی توانائی ہیں کہ اگر انہیں ریاست کی تعمیرِ نو اور ترقی کے قابل نہ بنایا گیا تو معاشرے سے غربت کا خاتمہ ناممکن ہو جائے گا۔ اس لیے غربت کے خاتمہ کے لیے خواتین کا معاشی جدوجہد میں اپنا کردار ادا کرنا ناگزیر ہے لہٰذا اگر ہم اسلام میں خواتین کے اس کردار کا جائزہ لیں تو نہ صرف قرآنی تعلیمات اس کی اجازت دیتی ہیں بلکہ عہدِ نبوی ﷺ اور عہدِ صحابہؓ میں بھی اس کے عملی نظائر ملتے ہیں۔

اس تحقیق کا بنیادی سوال یہ ہے کہ اسلام کی روشنی میں خواتین کی کون کون سی معاشی سرگرمیاں ایسی ہیں جن کے ذریعے غربت کا خاتمہ ممکن ہے؟ اس مقالہ میں تجزیاتی اسلوبِ تحقیق اختیار کیا گیا ہے اور اس سلسلے میں قرآن مجید، کتبِ احادیث، طبقات ابنِ سعد، البدایہ والنہایہ، اسد الغابہ، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، انساب الاشراف، اور نبی اکرم ﷺ اور خواتین وغیرہ جیسے بنیادی اور ثانوی مآخذ سے مدد لی گئی ہے۔ مقالہ کے آخر میں تجاویز و سفارشات بھی پیش کی گئی ہیں۔

## تحقیقی مقاصد

اس تحقیق کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ اسلام کی روشنی میں خواتین کی ایسی معاشی سرگرمیوں کا کھوج لگایا جائے جن کے ذریعے غربت کے خاتمے میں مدد مل سکے۔

## تحقیقی سوالات

اس تحقیق کا بنیادی سوال یہ ہے کہ اسلام کی روشنی میں خواتین کی کون کون سی معاشی سرگرمیاں ایسی ہیں جن کے ذریعے غربت کا خاتمہ ممکن ہے؟

## تعارف

یوں تو اسلام میں خواتین کی معاشی ضروریات کی تکمیل کی ذمہ داری مردوں پر ڈالی گئی ہے اور خاتون کو بحیثیت ماں، بیٹی، بیوی اور بہن کے حقوق عطا کیے گیے ہیں لیکن ضرورت پڑنے پر وہ مردوں کے شانہ بشانہ معاشی جدوجہد میں اپنا کردار ادا کر سکتی ہے۔ سورہ النساء میں خواتین کے حقوق اور مراعات کو بیان کر دیا گیا ہے اور ذمہ داری کے ساتھ ان کی ادائیگی کو یقینی بنانے پر بھی زور دیا گیا ہے (القرآن، 4:1-36)۔

بیٹیوں کی کفالت کے بارے میں جناب رسالت مآب ﷺ نے فرمایا: "جس نے دو بچیوں کی کفالت کی، یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں تو وہ اور میں قیامت کے روز اس طرح ساتھ ہوں گے۔ آپ ﷺ نے اپنی دونوں انگشت مبارک کو ساتھ ملا لیا" (النووی، ، حدیث نمبر: 269)۔ اسی طرح بیوی کی معاشی کفالت کی ذمہ داری بھی مرد پر ڈالی گئی۔ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: ٱلرِّجَالُ قَوَّٰمُونَ عَلَى

ٱلنِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ ٱللَّهُ بَعۡضَهُمۡ عَلَىٰ بَعۡضٖ وَبِمَآ أَنفَقُواْ مِنۡ أَمۡوَٰلِهِمۡۚ (القرآن، 34:4) " مرد عورتوں (کی معاشی اور سکونتی ضروریات کی کفالت) کے ذمہ دار اور محافظ ہیں اس لیے کہ اللہ نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور اس وجہ سے (بھی) کہ مرد (ان پر) اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔"

والدہ کی معاشی کفالت کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ جناب رسالت مآب ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری ماں۔ تین مرتبہ سوال دہرانے پر آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری ماں اور چوتھی مرتبہ سوال پوچھنے پر "تمہارا باپ" فرمایا (بخاری، حدیث:5262)۔

اسلامی تعلیمات کا ایک پہلو یہ ہے کہ اسلام خواتین کی معاشی کفالت کی ذمہ داری مرد کو دیتا ہے تو دوسرا پہلو یہ ہے کہ ضرورت پڑنے پر خواتین اپنے خاندان کی معاشی کفالت، انہیں غربت سے نکالنے اور ریاست کی ترقی میں اپنا کردار ادا کر سکتی ہیں۔ دورِ نبوی ﷺ اور دورِ صحابہ کرامؓ میں خواتین کی جو معاشی سرگرمیاں نظر آتی ہیں، وہ مندرجہ ذیل ہیں:

### ۱۔ تجارت Trade / Business

ریاست کو غربت سے نکالنے کا بہترین طریقہ تجارت ہے۔ درآمدات کو بڑھانا اور برآمدات کو کم کرنا معیشت کو مضبوط کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر و بیشتر انبیاء کرامؑ تجارت کے پیشے سے منسلک رہے اور رسالت مآب ﷺ نے بھی تجارت کی۔ تاجر خواتین میں سرِ فہرست نام حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کا ہے جو عرب میں تجارتی میدان میں منفرد اور اعلیٰ مقام رکھتی تھیں۔ آپؓ کے بارے میں ذکر ملتا ہے کہ آپؓ مردوں کے ذریعہ تجارت کیا کرتی تھیں ۔ سرمایہ آپ کا ہوتا تھا جبکہ تجارتی سفر اور لین دین عرب کے مرد کیا کرتے تھے اور منافع میں آپؓ اور کاروبار میں شراکت دار مرد دونوں برابر کے حصہ دار ہوتے تھے (سعد، 1988، ص:31)۔

اسی طرح حضرت ہالہ بنت خویلدؓ چمڑے کی تجارت کیا کرتی تھیں۔ (ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، 1984، ج:8، ص:266) حضرت قیلہ انماریہؓ مختلف اشیاء کی تجارت کیا کرتی تھیں اور آپؐ نے اصولِ تجارت حضور نبی اکرم ﷺ سے سیکھے تھے۔ (ابن ماجہ، حدیث:2204) عہدِ نبوی ﷺ میں خواتین عطر کی تجارت کیا کرتی تھیں، ان میں سائب بن اقرع کی والدہ سید ملیکہ ام سائب، حولا بنت تویت اور اسماء بنت مخربہ (ابن اثیر، ص:260) وغیرہ شامل ہیں۔ ان خواتین نے اپنے تجارتی معاملات کی انجام دہی کے لیے مختلف طریقے اختیار کیے ۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ مالِ تجارت کی خرید و فروخت کے لیے مردوں کو اجرت پر رکھ لیا کرتی تھیں (ابن اثیر، ص:108)۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے ایک خاتون بسرہ بنت غزوان کے ہاں مزدوری کی (ابن اثیر، ص:81) ۔امّ معبد خزابیہ نے تجارت کی غرض اور اشیاء کی خرید و فروخت کے لیے اپنا خیمہ لگا رکھا تھا(ابن حجر، ص:252) ۔ اسی طرح خواتین مختلف گھروں میں جا کر بھی چیزیں بیچا کرتی تھیں۔ ایک مرتبہ حولا بنت تویت حضرت عائشہؓ کے پاس اپنے خاوند کا مسئلہ لے کر حاضر ہوئیں اور جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو فرمایا:" میں حولا کی خوشبو پاتا ہوں۔ کیا وہ تمہارے پاس آئی ہے؟ اور کیا تم نے اس سے کوئی چیز خریدی ہے؟"(ابن اثیر، ص:432)۔

دورِ حاضر میں دنیا ایک گلوبل ویلیج بن چکی ہے اور تجارت کے مواقع بھی بڑھ گئے ہیں۔ آن لائن کاروبار کی وجہ سے کاروباری منڈیاں وسعت اختیار کر گئی ہیں لہٰذا یہ مہارتیں سیکھ کر خواتین گھر میں رہ کر بھی بہترین کاروباری مواقع حاصل کر سکتی ہیں۔

### ۲۔ زراعت Agriculture

ریاست میں غربت کے خاتمے کے لیے دوسرا بڑا ذریعہ زراعت ہے۔ پاکستان ایک زرعی ملک ہے لہٰذا مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین بھی اس شعبے سے منسلک ہو کر اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ مدینہ منورہ میں مردوں کے شانہ بشانہ خواتین بھی زراعت اور کاشتکاری کے پیشے سے وابستہ تھیں۔ حضرت سہل بن سعدؓ روایت کرتے ہیں کہ "ہم میں ایک خاتون

ملتے ہیں کہ خواتین خنجر اور تلواریں تیار کرتیں (بخاری، حدیث:1277) ۔ اور اس کے ذریعے آمدن حاصل کرتی تھیں۔

### ۴۔ طب Medicine

اسلام کے اوائل دور میں صحابیاتؓ دورانِ جنگ زخمیوں کی مرہم پٹی کرنے کا فریضہ سرانجام دیتی تھیں۔ مختلف روایات میں ان صحابیاتؓ کا ذکر ملتا ہے جن میں حضرت ربیع بنت معوذؓ، (مسلم ، حدیث:2177) حضرت ام سلیمؓ ، (قرطبی، ، 2006، ص:564) حضرت لیلیٰ الغفاریہؓ (عسقلانی، ص:275) حضرت حمنہ بنت جحشؓ ، (سعد، ص:292) حضرت ام سنان اسلمیہؓ (سعد، ص:302) اور حضرت ام عمارہؓ (مسلم، حدیث:2175) شامل ہیں۔ اُحد کی لڑائی کے موقع پر جب اللہ کے پیارے رسول ﷺ کے زخموں سے خون رواں تھا تو حضرت فاطمہؓ نے اس کا علاج کیا اور چٹائی کا ایک ٹکڑا جلا کر اس کی راکھ زخموں پر رکھ دی تھی جس سے خون رک گیا تھا (بلاذری، 1996، ص:324)۔

عہدِ نبوی ﷺ کے بعد خواتین نے طب کے شعبے میں مزید مہارت حاصل کی اور اسے ذریعہ روزگار کے طور پر اپنایا۔ الحفیظ بن زہر ایسی ماہر طبیبہ تھیں جنہوں نے امراضِ نسواں میں شہرت حاصل کی اور ان کی صاحبزادی بھی ایک طبیبہ تھیں۔ اسی طرح ام الحسین بنت القاضی ابن جعفر اپنے دور کی مایہ ناز معالجہ تھیں (بلاذری، ص:513-514)۔

### ۵۔ عسکری خدمات Military Services

اسلام نے ریاستی سرحدوں کی حفاظت اور اس کے دفاع کی ذمہ داری مردوں پر عائد کی ہے لیکن وقت پڑنے پر خواتین نے رسالت مآب ﷺ کی اجازت سے غزوات اور جنگی مہمات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ معروف سیرت نگار ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی کے مطابق: بہت سی مسلمان خواتین نے کئی مشکل غزوات میں بھرپور حصہ لیا اور بیشتر میں رفاہی خدمات کے ساتھ ساتھ فوجی اور جنگی ذمہ داریاں بھی ادا کیں (صدیقی، 2011، ص:11)۔

تھیں جو کاشتکاری کیا کرتی تھیں۔ وہ نالیوں کے اطراف میں چقندر کی کاشت کیا کرتی تھیں" (بخاری، حدیث:938)۔

حضرت جابر بن عبد اللہؓ کی خالہ نے اپنی مدتِ عدت کے دوران رسالت مآب ﷺ سے اپنے کھجور کے درخت کاٹنے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے جواب دیا: "کیوں نہیں، یہ تمہاری کھیتی ہے" (مسلم ،حدیث:1483)۔ اسی طرح حضرت ام مبشر انصاریہؓ کے کھجور کے درخت تھے (مسلم، حدیث:1552) ۔ حضرت انس بن مالکؓ کی والدہ کے کھجور کے درخت تھے اور وہ ان سے آمدنی حاصل کیا کرتی تھیں (مسلم، 1991، حدیث:1771) ۔ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ کی ایک روایت میں ذکر موجود ہے کہ وہ حضرت زبیرؓ کی زمین سے کھجور کی گٹھلیاں سر پر اٹھا کر لایا کرتی تھیں (ابن حجر، ص:284) ۔ حرقا نامی ایک حبشیہ عورت بھی کھجور کی گٹھلیاں چننے کا کام کرتی تھی (ابو داؤد، حدیث:3401) ۔ ایسی خواتین جن کے پاس اپنی زمین نہیں ہوتی تھی وہ اجرت پر دوسروں کی زمین پر کام کرتی تھیں۔ جیسا کہ حضرت عمران بن سہلؓ نے اپنی زمین دو سو درہم معاوضہ پر ایک خاتون کو ٹھیکے پر دے رکھی تھی (ابو داود، حدیث:2729) ۔ گویا کہ خواتین نے مردوں کے شانہ بشانہ کھیتی باڑی کے امور کو سرانجام دیا۔

### ۳۔ صنعت وحرفت Industry and Commerce

اسلام نے خواتین کو یہ مواقع بھی فراہم کیے ہیں کہ وہ اپنی صلاحیت کے مطابق صنعتی شعبوں میں کام کر سکیں۔ روایات میں ذکر ملتا ہے کہ حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ اور ان کے بچے بے روزگار تھے جبکہ ان کی زوجہ محترمہ کچھ ہنر جانتی تھیں اور وہی ان کا ذریعہ آمدن تھا لہٰذا ایک مرتبہ وہ پیارے نبی ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں اور سوال کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں اپنی رقم اپنے شوہر اور بچوں پر خرچ کرتی ہوں اور صدقہ نہیں کر پاتی تو کیا مجھے اس پر ثواب ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "جو تو ان پر خرچ کرتی ہے، اس پر تجھے اجر ملے گا" (بخاری، حدیث: 1467) ۔ عہدِ رسالت مآب ﷺ میں بعض ایسے شواہد بھی

خواتین غزوات میں فوجیوں کا حوصلہ بڑھانے کے لیے رجز خوانی کیا کرتی تھیں۔ روایت میں ہے کہ " غزوہ احد میں قریشی خواتین میں سے گانے بجانے والیوں اور رجز پڑھنے والیوں نے شرکت کی تھی" (بخاری، حدیث:2882) اسی طرح زخمیوں کی دیکھ بھال اور زخموں کی مرہم پٹی کے لیے بھی خواتین خدمات سرانجام دیتی تھیں۔ وہ میدانِ جنگ میں موجود فوجیوں کے لیے کھانا تیار کرتیں۔ حضرت ام عطیہ انصاریہؓ بیان کرتی ہیں کہ "پس وہ اُن کے لیے کھانا تیار کرتی تھیں" (مسلم، حدیث: 2178) صحابیاتؓ میدانِ جنگ میں سپاہیوں کو پانی پلانے کی خدمت سرانجام دیتیں تاکہ وہ تازہ دم ہو کر لڑیں۔ ان خواتین میں حضرت عائشہ بنت ابی بکرؓ، حضرت ام سلیمؓ، (بخاری، حدیث:2881) حضرت ام سلیطؓ، (سعد، ص:413) حضرت جدہ بن ضمرہ سعیبؓ (عسقلانی، ص:433) اور حضرت ام ایمنؓ (ابو داؤد، حدیث:2729) شامل ہیں۔

خواتین غزوات میں صحابہ کرامؓ کی معاونات کے طور پر کردار ادا کرتی تھیں اور دورانِ جنگ انہیں تیر اٹھا اٹھا کر دیتی تھیں (عسقلانی، ص:418)۔ بعض مواقع پر صحابیاتؓ نے ضرورت پڑنے پر میدانِ جنگ میں عملی طور پر حصہ لیا اور دشمن کا مقابلہ ہتھیار اٹھا کر کیا۔ حضرت نسیبہ بنت کعبؓ جو ام عمارہ کی کنیت سے مشہور ہوئیں، نے غزوہ احد میں شرکت کی اور آپ ﷺ کا دفاع تیر اندازی کر کے کیا (مسلم، حدیث: 2175) حضرت ام سلیم بنت ملحانؓ، (عسقلانی، ص:441) حضرت ام حرام بنت ملحانؓ (عسقلانی، ص:425) اور حضرت ام حکیم بنت حارثؓ (قرطبی، ص:579) نے مختلف مواقع پر غزوات میں عملی طور پر شرکت کی۔ عصرِ حاضر میں افواج میں خواتین کے لیے شعبہ جات موجود ہیں، جہاں وہ ملک کی خدمت کے ساتھ باعزت روزگار کما سکتی ہیں۔

### ۶۔ کتابت Writing / Composing

نبی اکرم ﷺ کے دورِ مبارک اور دورِ صحابہؓ میں صحابیاتؓ مختلف علوم میں مہارت حاصل کر کے روزی کماتی تھیں۔ جیسے: حضرت شفاء بنت عبداللہؓ فنِ خطاطی میں مہارت رکھتی تھیں اور خواتین کو لکھنا سکھاتی تھیں (ابو داؤد، حدیث:5887) اور حضرت ام درداؓ تختی پر لکھنے کی مشق کیا کرتیں اور دوسروں کو بھی لکھنا سکھایا کرتی تھیں (عبد المعبود، 1999، ص:240)۔

آج ٹیکنالوجی میں ترقی کے ساتھ ساتھ فنون میں مزید مہارت اور تیزی آگئی ہے لہٰذا ہاتھ سے لکھنے کے علاوہ کمپوزنگ اور ٹائپنگ کے ذریعے بھی روزگار کمایا جاسکتا ہے۔ کئی آن لائن کمپنیاں ایسی ہیں جو کمپوزنگ اور ڈیٹا انٹری کا کام گھر بیٹھے لیتی ہیں اور مناسب معاوضہ ادا کرتی ہیں۔ خواتین اس طریقے کو استعمال کر کے بھی بہترین آمدنی حاصل کرتی ہیں۔

### ۷۔ گلہ بانی Shepherding / Farming

عہدِ نبوی ﷺ میں بہت سی مسلم اور غیر مسلم خواتین ایسی تھیں جو بکریاں چرایا کرتی تھیں۔ ان کی ذمہ داریوں میں جانوروں کا دودھ دوہنا اور لوگوں کے گھروں میں پہنچانا بھی شامل تھا۔ حضرت معاویہؓ بیان کرتے ہیں کہ "میری ایک لونڈی احد اور جوانیہ کے علاقوں میں میری بکریاں چرایا کرتی تھی" (مسلم، حدیث:537) "سلامیہ الغیبیہ اپنے گھر والوں کی بکریاں چرایا کرتی تھیں، (عسقلانی، ص:330) انسیہ بنت خبیب اپنے قبیلے کی بچیوں کے ساتھ بکریاں چرایا کرتی تھیں، (عسقلانی، ص:244) سلامہ بنت حرا لازدیہ ابتدائے اسلام میں بکریاں چرایا کرتی تھیں (ابن اثیر، ص:146) اور حضرت کعب بن مالکؓ کی لونڈی سلع پہاڑ کے قریب بکریاں چراتی تھیں۔ (بخاری، حدیث:5505)۔

موجودہ دور میں یہ پیشہ بہت وسعت اختیار کر گیا ہے۔ ڈیری فارمنگ، چکن فارمنگ، فش فارمنگ اور اس سے منسلک مصنوعات کی مارکیٹوں نے روزگار کے مواقع میں اضافہ کیا ہے اور خواتین کی کثیر تعداد ان شعبوں سے وابستہ ہو کر رزق حاصل کر سکتی ہے۔

### ۸۔ مشاطہ Beauty Parlor

بننا سنورنا اور سنگھار کرنا عورت کی فطرت میں شامل ہے لہٰذا عہدِ نبوی ﷺ اور بعد ازاں خواتین صحابیاتؓ نے بناؤ سنگھار اور زیبائش و

اہل عرب کے ہاں یہ روایت عام تھی کہ کم سن بچوں کی دیکھ بھال اور بہتر پرورش کے لیے خواتین کو اجرت پر رکھا جاتا تھا۔ اکثر اوقات چھوٹے بچوں کو دیہاتوں کے پُر فضا وصحت افزاماحول میں اور خالص عربی زبان سیکھنے کے لیے گاؤں کی ماہر خواتین کے پاس بھیجا جاتا تھا جیسے: پیارے نبی ﷺ کو بھی بچپن میں حضرت حلیمہ سعدیہؓ اپنے علاقے میں لے گئی تھیں اور آپ ﷺ کی پرورش فرمائی۔ عرب میں یہ کام صرف کنیزیں ہی نہیں بلکہ آزاد خواتین بھی کرتی تھیں (ابن ہشام، ص:187) ۔ آج ہمارے معاشرے میں ڈے کیئر سنٹرز خواتین کے لیے بہترین ذریعہ روزگار ہیں ، جن میں ایسی خواتین جو معاشی ضروریات کی تکمیل کے لیے ملازمت یا تجارت میں مصروف ہوتی ہیں، ان کی خدمات حاصل کر سکتی ہیں۔

### ۱۱۔ دیگر معاشی سرگرمیاں Other Economic Activities

چند دیگر ایسی معاشی سرگرمیاں جن کے ذریعے خواتین روزگار حاصل کر کے نہ صرف اپنی ضروریات پوری کر سکتی ہیں بلکہ غربت کے خاتمے میں مدومعاون ثابت ہو سکتی ہیں۔ ان میں کشیدہ کاری و دستکاری جسے Fashion Designing بھی کہا جاتا ہے، شامل ہے۔ ایک خاتون رسالت مآب ﷺ کے پاس ایک چادر لے کر آئی جس پر کشیدہ کاری کی گئی تھی(بخاری، حدیث:2593)۔

اسی طرح مسلمان خواتین دباغت یعنی Leather Products کے پیشے سے وابستہ ہو کر روزی کماتی تھیں ۔ پیارے نبی ﷺ کی ازواج حضرت زینب بنت جحشؓ(مسلم، حدیث:1404) اور حضرت سودہؓ دباغت میں مہارت رکھتی تھیں (عسقلانی، ص:286) ۔ کپڑا بنانے اور رنگ سازی کے کام میں بھی خواتین مہارت رکھتی تھیں۔ " شعیزہ نامی خاتون اُون اور کھجور کے درخت کی چھال جمع کیا کرتی تھیں جسے کات کر گولہ وغیرہ بناتی تھیں" (عسقلانی، ص:345) ۔ اسی طرح حضرت فاطمہ بنت ولیدؓ ملکِ شام میں اپنے خیمے ریشمی کپڑے سے بناتی تھیں (ابن اثیر، ص:226)۔ بنو اسد کی ایک خاتون بیان کرتی ہیں

آرائش میں مہارت پیدا کی اور اسے حصولِ روزگار کا ذریعہ بنایا۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ انہیں چند انصاری خواتین نے دلہن بنایا۔ "میری والدہ نے مجھے ان (خواتین) کے حوالے کر دیا اور انہوں نے مجھے سنوارا" (بخاری، حدیث:3894) ۔

اسماء بنت یزید زیب و آرائش میں مہارت رکھتی تھیں اور وہ حضرت عائشہؓ کو سجاتی سنوارتی تھیں (ابن اثیر، ص:18) بسرہ بنت صفوان، (عسقلانی، ص:252) ام غیلان دوسیہ (عسقلانی، ص:482) اور ام سنان اسلمیہ (عسقلانی، ص:462) عورتوں کی زیب و زینت کیا کرتی تھیں۔ ام رعلہ ایک پیشہ ور Beautician تھیں۔ انہوں نے باقاعدہ رسالت مآب ﷺ سے اس کام کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے جواب دیا: "اے ام رعلہ! انہیں (خواتین کو) زیب و زینت سے آراستہ کر دیا کرو جب وہ ماند پڑ جائیں" (عسقلانی، ص:449) ۔

اس وقت پاکستان میں خواتین کی بڑی تعداد اس پیشے سے وابستہ ہے اور ہر گلی محلے میں Beauty Parlor کھلے ہوئے ہیں جو ان کے لیے ذریعہ آمدن ہے۔ خواتین اس پیشے کے ذریعے اپنے خاندان کی مالی کفالت اور معاونت میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔

### ۹۔ قابلہ Midwife

بچوں کی ولادت میں مدد کے لیے ماہر خواتین اپنی خدمات پیش کرتی ہیں ، جنہیں عربی میں قابلہ، اردو میں دائی اور انگریزی میں Midwife کہتے ہیں۔ ہمارے ہاں یہ پیشہ بطور خاص خواتین کے ساتھ منسلک ہے لہذا ان کے لیے بہترین ذریعہ آمدن ہے۔ اہل عرب میں یہ خدمت دائیاں سر انجام دیتی تھیں جیسے: حضرت حلیمہ سعدیہؓ، حضرت سلمیٰؓ اور ام انمار بنت سباع (بلاذری، ص:175)۔

عصرِ حاضر میں یہ شعبہ اور پیشہ کافی وسعت اختیار کر گیا ہے۔ ہسپتالوں، زچہ و بچہ مراکز اور مختلف صحت کے مراکز میں باقاعدہ خواتین کو تعینات کیا جاتا ہے اور وہ خدمات سر انجام دیتی ہیں۔

### ۱۰۔ حاضنہ Kids Care Taker

سروے کے مطابق پاکستان میں زراعت کے شعبے سے 67.5٪ خواتین کل وقتی اور 32.5٪ جزو وقتی طور پر منسلک ہیں لیکن انہیں اس کام کے لیے اجرت ادا نہیں کی جاتی۔ (Naheeda, June 2022, p. 406) ورلڈ بنک کے ذرائع کے مطابق پاکستان میں 2022ء میں 22.33٪ خواتین ملازمت کے شعبہ سے وابستہ تھیں (Trading Economics Report for Pakistan Indicators)۔

الغرض ضرورت اس امر کی ہے کہ ان مسائل کا بغور جائزہ لیا جائے جن کی وجہ سے خواتین معاشی سرگرمیوں میں اپنا بھرپور کردار ادا کرنے سے محروم ہیں اور غربت کے خاتمے میں اپنا کردار ادا نہیں کر پارہیں۔ یقیناً جب خواتین کی کثیر تعداد معاشی سرگرمیوں میں حصہ لے گی تو غربت کا گراف خود بخود کم ہوتا چلا جائے گا۔

### تجاویز و سفارشات

اسلام میں خواتین کی معاشی سرگرمیوں میں فعال کردار اور غربت کے خاتمہ کے حل کے پیشِ نظر چند تجاویز مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ پاکستان میں آج بھی ایک بڑی تعداد تعلیم سے محروم ہے۔ تعلیم انسان کو شعور دیتی ہے لہذا جب تک تعلیم کے مواقع ہر خاص و عام کے لیے یکساں نہیں ہوتے، مذہب کے متعلق تصورات شکوک وشبہات کا شکار رہیں گے۔

۲۔ اس وقت پاکستان کی تقریباً 50٪ آبادی خواتین پر مشتمل ہے لہذا یہ تصور کرنا کہ معاشی ذمہ داریوں کا سارا بوجھ مرد پر ڈال دیا جائے، غلط ہو گا۔ لہذا خواتین کی معاشی سرگرمیوں کے لیے ماحول سازگار بنانا ہو گا۔

۳۔ ملازمت کے نئے اور زیادہ مواقع مہیا کرنا ہوں گے تا کہ خواتین کو بھی بہتر مواقع مل سکیں۔

۴۔ چھوٹے اور بڑی سطح کے کاروبار شروع کرنے کے لیے خواتین کو آسان شرائط کے ساتھ قرض کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

کہ "میں ایک دن زوجہ رسول ﷺ کے پاس تھی اور ہم ان کے کپڑوں کو سرخ رنگ کر رہے تھے" (ابو داؤد، حدیث:4071)۔ اسی طرح ام لیلیٰ اپنی (بھتیجی کے لیے) کپڑے ہر مہینے رنگا کرتی تھیں (ابن اثیر، ص:251)۔

تاریخ اسلام ایسی کئی روشن اور تابناک مثالوں سے بھری پڑی ہے جن میں خواتین کو ان کی قابلیت، صلاحیت اور پیشہ وارانہ مہارتوں کے اظہار کے نہ صرف مواقع فراہم کیے گئے بلکہ ان کی بھرپور حوصلہ افزائی کی گئی۔ کئی مہارتوں میں خواتین اپنا ثانی نہیں رکھتی تھیں جیسے لباس تیار کرنے کے لیے پہلے اٹی اور پھر چرخہ خواتین نے ہی بنایا۔ آٹا پیسنے والے پتھر کی ابتائی صورت کی معمار بھی خواتین تھیں، اسی طرح جانوروں کی کھال کو صاف کرنے اور لباس پر کڑھائی سلائی کرنے کے اوزار وغیرہ بھی عورت نے ہی بنائے (غلام 1991، ص:23-25)۔ خواتین نے اپنی ان مہارتوں کے ذریعہ نہ صرف اپنے خاندان کی کفالت کی ذمہ داری پوری کی بلکہ معاشرے سے غربت کے خاتمے میں اپنا تعمیری کردار ادا کیا۔

### خلاصہ بحث

اسلام نے خواتین کو معاشی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لینے کی اجازت دی ہے اور تاریخ اسلام ایسے شواہد سے بھری پڑی ہے جن میں خواتین نے معاشی جدوجہد میں اپنا کردار ادا کیا اور اپنے خاندان کو مضبوط بنایا۔ تجارت، زراعت، طب، عسکری خدمات، صنعت و حرفت وغیرہ وغیرہ، الغرض کوئی شعبۂ حیات ایسا نہیں کہ جس میں عورت معاشی لحاظ سے مضبوط نہ ہو سکے لہذا اسلام کی تعلیمات کہیں بھی عورت کی معاشی سرگرمی اور ترقی میں رکاوٹ نہیں ہیں بلکہ دیکھنا یہ ہے کہ ہمارا معاشرہ، ریاست اور قوانین خواتین کو کس قدر با اختیار بنا رہے ہیں اور ان کے لیے مواقع مہیا کر رہے ہیں۔ ورلڈ بنک کے جاری کردہ پروگرام We-Fi کے مطابق پاکستان میں 1٪ خواتین تجارت سے وابستہ ہیں اور انہیں تجارتی قرضے حاصل کرنے اور کاروبار بڑھانے کے موزوں مواقع نہیں مل رہے (We-Fi Report by World Bank)۔ ایک

۵۔ مختلف معاشی سرگرمیوں کے لیے پیشہ وارانہ طور پر خواتین کو عملی تربیت دی جائے تا کہ وہ بہتر انداز میں اپنی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھا سکیں۔

### تحقیقی مکالہ میں نیا پہلو:

ہمارے ہاں اکثر یہ موضوع زیر بحث رہتا ہے کہ خواتین کی ذمہ داریاں صرف گھر کی حد تک محدود ہیں اور معاشی ذمہ داریاں مرد کے کندھوں پر ہیں۔ دوسری طرف دیکھا جائے تو آبادی کا بڑا حصہ خواتین پر مبنی ہے جن کی عملی شرکت کے بغیر ملکی ترقی نا ممکن نظر آتی ہے۔ لہذا اس تحقیق کا نیا پہلو یہ ہے کہ اسلام میں خواتین کی وہ کون سی معاشی سرگرمیاں ہو سکتی ہیں جن کے ذریعے نہ صرف غربت کے خاتمے میں مدد مل سکتی ہے بلکہ ملکی ترقی کا حصول بھی ممکن ہے۔ اس تحقیق کے سلسلے میں قرآن مجید، کتب احادیث، طبقات ابنِ سعد، البدایہ والنہایہ، اسد الغابہ، الاصابۃ فی تمہیز الصحابۃ، انساب الاشراف، اور نبی اکرم ﷺ اور خواتین وغیرہ جیسے بنیادی اور ثانوی مآخذ سے مدد لی گئی ہے۔ مقالہ کے آخر میں تجاویز و سفارشات بھی پیش کی گئی ہیں۔

### مصادر و مراجع


النووی، ریاض الصالحین، س۔ن، باب: ملاطفۃ الیتیم والبنات، حدیث نمبر: 269

ابن اثیر، محمد بن محمد بن عبد الکریم، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، بیروت: دار الکتب العلمیۃ

ابن حجر، احمد بن علی عسقلانی، الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، مصر: دار صادر، ۱۳۲۸ھ

ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، ابوا الفداء، البدایۃ والنہایۃ، لاہور: المکتبۃ القدوسیہ، ۱۹۸۴ء

ابن ماجہ، محمد بن یزید، امام، سنن ابن ماجہ، کراچی: مطبوعہ نور محمد

ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، امام، سنن ابو داؤد، بیروت: المکتبۃ العصریہ

ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، بیروت: دار الکتاب العربی، ۱۹۹۰ء

النووی الدمشقی، ابو زکریا یحیٰی بن شرف، امام، ریاض الصالحین، دار الریان للتراث

بخاری، محمد بن اسماعیل، امام، الصحیح، بیروت: دار ابن کثیر، ۲۰۰۲ء

بلاذری، احمد بن یحیٰی بن جابر، انساب الاشراف، بیروت: دار الفکر، ۱۹۹۶ء

سلیمان بن احمد، طبرانی، المعجم الکبیر، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ

غلام اکبر ملک، عورت کا مقدمہ، لاہور: جنگ پبلشرز، ۱۹۹۱ء

قرطبی، یوسف بن عبد اللہ، امام، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، بیروت: دار الفکر، ۲۰۰۶ء

قشیری، مسلم بن حجاج، امام، الصحیح، بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۱ء

محمد بن سعد، امام، الطبقات الکبریٰ، بیروت: دار صادر، ۱۹۸۸ء

محمد عبد المعبود، تاریخ مدینۃ المنورہ، لاہور: مکتبہ رحمانیہ، ۱۹۹۹ء

طبرانی، المعجم الکبیر، س۔ن، کتاب الدعا، حدیث: 1048

یٰسین مظہر صدیقی، ڈاکٹر، نبی اکرم ﷺ اور خواتین، لاہور: میٹرو پرنٹرز، ۲۰۱۱ء

Naheeda Zahra, Extent of Women Participation in Agriculture Activities........, Pakistan Journal of Agriculture Research, June 2022

National Assembly Secretariat, (34th Session)

Human Development Report (2022)

World Bank Group: Poverty & Equity (Pakistan) April 2023

United Nations Department of Economic and Social Affairs: Population Division/Pakistan

UN Women Pakistan Report (2022)

Gender Gap Index Report (2023)